

3221- کیا عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد زمین پر اترے ہیں کہ نہیں۔

سوال

کیا عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف دو مرتبہ اٹھائے گئے ہیں؟ کیونکہ میں نے ایک کتاب میں یہ پڑھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور پھر دوبارہ زمین پر آئے تاکہ اپنی والدہ کو راحت آرام پہنچائیں، اور یہودیوں کو کچھ بتائیں اور پھر دوبارہ اٹھائے گئے، تو کیا یہ صحیح ہے؟

پسندیدہ جواب

اللہ تعالیٰ نے تو اپنے فرمان میں ہمارے لئے صرف یہ ہی ذکر کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو ایک ہی مرتبہ اٹھایا گیا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿بَلْکَ اللّٰهُ تَعَالٰی نَے اَسَے اِہْنِی طَرَفِ اِٹْھَا یَا﴾۔

تو اللہ تعالیٰ نے تو ہمارے لئے اس بات کا ذکر نہیں فرمایا کہ انہیں زمین کی طرف لوٹایا گیا ہو تو ان لوگوں پر جو کہ یہ گمان کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو دوبارہ زمین پر لوٹایا گیا تھا یہ ہے کہ وہ اس کی دلیل پیش کریں، اگر وہ دلیل پیش نہیں کر سکتے تو پھر بحث و جدال کی کوئی بنیاد اور اساس نہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿جَب اللّٰهُ تَعَالٰی نَے فَرَمَا یَا کَ اَسَے عِیْسٰی (عَلِیْہِ السَّلَام) مِیْن تَحْجَے پُورالِیْنِے وَالَاہُوں اُور تَحْجَے اِہْنِی طَرَفِ اِٹْھَا نَے وَالَاہُوں اُور تَحْجَے کَافِرُوں سَے پَاک کَر نَے وَالَاہُوں اُور تِیْرَے تَا بَعْد اُرُوں کُو قِیَامَتِ تَحْک کَافِرُوں پَر غَا لِب کَر نَے وَالَاہُوں، پَھر تَم سَب کَا مِیْرِی طَرَف ہُو لُوٹْنا ہَے، مِیْن ہِی تَہَا رَے اُپْس کَے اِخْتَلَا فَا ت کَا جَس مِیْن تَم اِخْتَلَا فَا ت کَر تَے ہُوں فِی صِلَہ کَرُوں گَا﴾۔ آل عمران (

(55)

ابن جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ :

"توفیہ" یہ رفع یعنی اوپر اٹھانا ہی ہے، اور اکثر کا قول ہے کہ یہاں پر موت سے مراد نیند ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اُور اللّٰهُ تَعَالٰی و ہ ذَات ہَے جُو کَ تَہْمِیْن رَا ت کُو فُوت کَر تَا ہَے﴾۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے :

﴿اللّٰهُ تَعَالٰی رُوحُوں کُو اِن کِی مَو ت کَے اُور جِن کِی مَو ت نِہِیْن آ مِیْن اِن کِی نِیْن د کَے وَ ق ت قَبْض کَر لِیْتَا ہَے﴾۔ آخر آیت تک۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نیند سے بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے : (اس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا ہے جس نے ہمیں موت کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے)۔ صحیح بخاری

حدیث نمبر (6312) صحیح مسلم حدیث نمبر (2711)

اور اللہ تعالیٰ نے جو اس آیت میں عیسیٰ علیہ السلام کے اوپر اٹھائے جانے کا ذکر کیا ہے اس میں یہودیوں کے اس دعویٰ کا رد پایا جاتا ہے کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق ارشاد فرمایا ہے: ﴿(یہ سزا تھی) اس کا سبب ان کی حد شکنی، اور احکام الہی کے ساتھ کفر کرنا، اور اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو ناحق قتل کرنا، اور اس وجہ سے کہ وہ یہ کہتے تھے کہ ہمارے دلوں پر خلافت ہے، حالانکہ دراصل ان کے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے، اس لئے یہ قدر قلیل ہی ایمان لاتے ہیں، ان کے کفر اور ان کے مریم (علیہا السلام) پر بہت بڑا بہتان باندھنے کے باعث، اور اس قول کی وجہ سے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کو قتل کر دیا، حالانکہ نہ تو انہوں نے اسے قتل ہی کیا اور نہ ہی سولی پڑھایا، بلکہ ان کے لئے ان (عیسیٰ علیہ السلام) کی شبیہ بنا دیا گیا تھا، یقیناً جانو کہ عیسیٰ (علیہ السلام) کے بارہ میں اختلاف کرنے والے ان کے بارہ میں شک میں ہیں، انہیں اس کا کوئی یقین نہیں وہ صرف تخمینہ باتوں کے پیچھے لگے ہوتے ہیں، اتنا تو یقینی ہے کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا ہے، اور اللہ تعالیٰ بڑا بزدست اور پوری حکمت والا ہے، اہل کتاب میں ایک بھی ایسا نہیں بچے گا جو کہ عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے قبل ان پر ایمان نہ لائے گا، اور قیامت کے دن آپ ان پر گواہ ہوں گے﴾۔ النساء (155-159)

تو عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک فوت نہیں ہوئے بلکہ جب یہودیوں نے انہیں قتل کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں آسمان پر اٹھایا، اور آخری زمانے میں قیامت کے قریب آسمان سے نزول فرمائیں گے اور زمین میں اسلام کا نفاذ کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے جتنی ان کی زندگی گزاریں گے اور ان کی موت کے بعد مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔
ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ:

اللہ تعالیٰ کے اس قول ﴿قبل موتہ﴾ میں ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹ رہی ہے، یعنی اس کا معنی یہ ہوگا کہ اہل کتاب میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا جو کہ عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے اور یہ اس وقت ہوگا جب عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے قبل زمین پر نزول فرمائیں گے، جس کا بیان آگے آئے گا، تو اس وقت سب اہل کتاب ان پر ایمان لائیں گے وہ اس لئے کہ عیسیٰ علیہ السلام جزیہ کو اٹھادیں گے اور اسلام کے علاوہ کچھ بھی قبول نہیں کریں گے۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ﴿اور تجھے کافروں سے پاک کرنے والا ہوں﴾۔ یعنی میرا تجھے آسمان پر اٹھا لینے سے۔

اور یہ فرمان: ﴿اور تیرے تابعداروں کو قیامت تک کافروں پر غالب کرنے والا ہوں﴾۔ اور واقعاً ایسا ہی ہوا تو جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا تو اس کے بعد ان کے ساتھی جدا جدا ہو گئے کچھ تو ان ایمان لائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندہ اور رسول اور اللہ تعالیٰ کی بندی کے بیٹے ہیں، اور کچھ نے اس میں غلو سے کام لیا اور انہیں اللہ تعالیٰ کا بیٹا بنا ڈالا، اور دوسروں نے کہا کہ وہ اللہ ہی ہے، اور کچھ نے کہ کنا شروع کر دیا کہ وہ تین میں سے تیسرا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کے اقوال کو قرآن کریم میں نقل فرمایا کہ ہر فریق کا رد بھی فرمایا ہے، تو اس حالت وہ تقریباً تین سو سال تک رہے، پھر اس کے بعد یونانی بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نکلا جسے قسطنطین کہا جاتا تھا تو وہ نصرانی دین میں داخل ہوا، کہا جاتا ہے کہ وہ صرف بطور جیلدین میں داخل ہوا تھا تاکہ اسے خراب کر دے کیونکہ وہ ایک فلسفی تھا، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ اس کی جہالت سے تھا، مگر یہ بات مسلمہ ہے کہ اس نے دین مسیح کو بدل کر رکھ دیا اور اس میں تحریف کر دی اور اس میں کچھ زیادتی اور کچھ کمی بھی کر ڈالی، اور ان کے لئے قوانین اور امانت کبریٰ وضع کی جو کہ اصل میں خیانت حقیرہ تھی۔

اور اس نے اپنے زمانے میں خمزیر کا گوشت حلال کر دیا اور اس کے لئے گرجوں اور کلیوں اور عبادت گاہوں وغیرہ کی تصویریں بنائیں اور ان کے دس روزوں کا اضافہ کر دیا اس لئے کہ ان کا گمان یہ ہے کہ یہ روزوں کی زیادتی اس کے گناہ کی وجہ سے ہے جس کا اس نے ارتکاب کیا تھا، تو اس طرح دین مسیح دین قسطنطین بن کر رہ گیا، یہاں تک کہ اس نے ان کے لئے بارہ ہزار سے بھی زیادہ گرجے اور عبادت گاہیں اور گھر وغیرہ بنوائے اور ایک شہر بھی بنوایا جسے اس نے اپنی طرف منسوب کیا، اور اس ان میں سے شاہی گروہ نے اس کی پیروی کی اور وہ اس

میں یہودیوں پر بہت ہی سخت تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی ان کے خلاف مدد فرمائی کیونکہ وہ یہودیوں سے حق کے زیادہ قریب تھا، اگرچہ وہ سب کے سب کافر ہی ہیں اللہ تعالیٰ کی ان پر لعنتیں ہوں۔

تو جب اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو جوان پر ایمان لایا وہ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور اس کی کتابوں پر حقیقی ایمان بھی وہی لایا تو وہ زمین پر وہی ہر نبی کے متبعین ہیں۔ اھ

واللہ تعالیٰ اعلم۔